جامعہ فرویین کے نام سے موجود ہے۔اس مسجد کو ایک عابدہ زاہدہ اور نیک دل خاتون اُم البنین فاطمہ بنت محمد بن عبداللہ نے تعمیر کروایا تھا۔

- چھٹی صدی ہجری میں ایک بلند پایہ محدثہ اور کاتبہ فخر النساء شہدہ تھیں۔اپنے علم وفضل، خوشنویسی اور خطیبانہ صلاحیتوں کی بناء پر فخر النساء کے لقب سے مشہور ہوئیں۔آپ نے اپنی آمدنی سے دریائے دجلہ کے کنارے ایک عظیم الشان درسگاہ بنوائی، جس میں سینکڑوں طالبات تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ظاہر ہے تدریس کے لئے بھی خواتین ہوتی ہوں گی، یعنی خواتین نے حصول علم کے ساتھ تدریس اور تعلیمی ادارے قائم کرنے میں بھرپور حصہ لیا۔

خواتین نے کئی کام تو ایسے کردکھائے کہ ان کے کارناموں کو سن کر انسان حیران ہو جاتا ہے، مثال کے طور پر حفاظت قرآن کریم ہی کو لے لیجئے۔قرآن مجید کی حفاظت دو طرح سے ہوئی ایک تو سینوں میں محفوظ کیا گیا، دوسرا سفینوں میں محفوظ کیا گیا۔عورتیں بھی اس میدان میں مردوں سے پیچھے نہ رہیں، انہوں نے قرآن کریم کو سینوں میں محفوظ کیا، جس کی بہترین مثال حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

کتابتِ قرآن کریم میں بھی خواتین پیچھے نہیں تھیں، اُس دور میں لڑکیوں نے قرآن مجید کو سفینوں میں محفوظ کرنے میں مردوں کی طرح نمایاں کردار ادا کیا۔اتنے کاتب مرد بھی نہیں ہوتے تھے۔ جو ہزاروں کی تعداد میں قرآن کریم لکھتے اور ہر گھر میں قرآن کریم پہنچ جاتا۔اس لئے اس زمانے میں یہ دستور بنا ہوا تھا، کہ بچیاں دین کی تعلیم حاصل کرتیں، اپنی لکھائی کو اچھا بناتیں اور کاغذ پر خوشنویسی خوبصورت الفاظ کے ساتھ اللہ کے قرآن کریم کو باوضو ادب ومحبت کے ساتھ لکھتی تھیں۔(۵)

خواتین جس طرح علوم القرآن، علوم الحدیث حاصل کرنے میں پیش پیش رہیں۔اسی طرح فقہ وفتاویٰ میں بھی ان کی شاندار خدمات ہیں۔

- حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ایسی بائیس صحابیات کا ذکر کیا ہے، جو فقہ وفتویٰ میں مشہور تھیں۔ صحابیات کے بعد تابعیات اور ان کے بعد بھی بنات اسلام ایسی تھیں جنہوں نے فقہ و فتاویٰ میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں، حتیٰ کہ آئمہ فقہاء نے اپنی جلالت وشان کے

باوجود ان سے استفادہ کیا۔

* شیخ علاؤالدین حنفی فقیہ سمرقندی ۵۳۹ھ مصنف تحفۃ الفقہاء کی صاحبزادی ''فاطمیہ'' جلیل القدر فقیہہ تھیں، ان کے شوہر شیخ علاء الدین کاسانی نے تحفۃ الفقہاء کی شرح البدائع و الصنائع لکھی، شرح لکھنے کے دوران شوہر سے کوئی غلطی ہو جاتی تو وہ اس کی فرمادیتیں فتاویٰ پر فاطمہ ان کے والد اور ان کے شوہر تینوں کے دستخط ہوتے تھے۔
* عائشہ بنت محمد حرانیہ نے امام منجی رحمۃ اللہ علیہ اور امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ عراقی سے روایت کے لئے ان دونوں حضرات کی درسگاہ کا سفر کیا اور علم حاصل کیا۔(٦)

ان تمام خواتین کی خدمات کے بعد کچھ موجودہ دور کی خدمات پر نظر ڈالتے ہیں، مثال کے طور پر ہم جدید میڈیکل سائنس کو لے لیتے ہیں۔

آج میڈیکل سائنس بہت ایڈوانس ہوگئی ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہماری قوم کی بہنیں بڑی تعداد میں میڈیکل سائنس میں اپنی خدمات صرف کر رہی ہیں۔ ہمارا دین نہ صرف اس کی اجازت دیتا ہے، بلکہ اُسے ملی فریضہ اور عبادت سمجھتا ہے، انہیں چاہئے کہ وہ علم طب سیکھ کر خواتین کا علاج کریں تاکہ انہیں علاج کے سلسلے میں نامحرم مردوں کے پاس جانا نہ پڑے، دوسرا یہ کہ وہ اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی کے دوران پردے کی مکمل پابندی کریں تاکہ اللہ بھی ان سے راضی ہو اور ان کی خدمات کو قبول کرے۔

آج بھی دور اوّل کی طرح خواتین تمام شعبہ ہائے حیات میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ سیاسی سائنسی، معاشی ہو یا ترسیل علم ہر امور میں خواتین پیش پیش ہیں۔ بے شمار بڑے عہدوں پر فائز ہیں، صرف اپنی قابلیت ورمحنت کی وجہ سے، کہیں ڈاکٹر، کہیں انجینئر، کہیں اسکالر اور کہیں پرنسپل کی حیثیت سے اپنا کردار خوش اسلوبی سے نبھا رہی ہیں۔

مردوں کے اس معاشرے میں جہاں عورت کا گھر سے نکلنا آج بھی معیوب سمجھا جاتا ہے تب بھی وہ گھر کے ساتھ ساتھ قوم وملت کی ترقی میں دل و جان سے اپنی خدمات احسن طریقے سے انجام دے رہی ہے۔

عورتیں دین و دنیا کے ان ضروری علوم میں کسی سے پیچھے نہیں رہتیں اور اپنی زندگیاں بامقصد گزاردیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مجھ سمیت تمام صنف نازک کے اندر دین پر چلنے کا شوق پیدا کرے تاکہ ہماری زندگی قرآن و حدیث کے مطابق گزر جائے اور ہم دونوں جہانوں میں کامیاب ہوجائیں۔(آمین)

مراجع ومصادر:

۱۔ سورۃ الذاریات، آیت ۵۴

۲۔ سورۃ الزمر، آیت ۹

۳۔ سنن ابن ماجہ، ص ۲۵

۴۔ خواتین اسلام کے کارنامے

۵۔ فضائل اعمال

۶۔ خواتین اسلام کے کارنامے

خواتین کے سیاسی حقوق

سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

انعم علیم

ایم۔اے، اسلامک اسٹڈیز، سال دوم

آج زندگی کا حق چھینا جارہا ہے روز سیاست کے نام پر لاشیں گرائی جا رہی ہیں، اپنے مخالف موقف رکھنے والے کو قتل کرنا حق سمجھا جارہا ہے، یہ سیاست نہیں بربریت ہے سیاست کے نام پر دھبہ ہے شاعر نے بجا کہا ہے۔

لمحات میرے تلخ حقائق سے بھرے ہیں   برسات میں جلتے ہوئے گھر مجھ کو ملے ہیں!

آج ہر ملک میں سیاسی آزادی ہے اور ہر فرد سیاست میں حصہ لیتا ہے، خواہ مرد ہو یا عورت لیکن خواتین کو برائے نام سیاسی حقوق حاصل ہیں۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ:

- ہر فرد کو اظہار رائے کی آزادی ہے۔
- ہر فرد کو پر امن طریقے سے ملنے جلنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی ہے۔
- ہر شخص کو آزادانہ حصہ لینے اور اپنا نمائندہ منتخب کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔
- جمہوریت کے تحت ہر خاتون کو آزادانہ حکومت قائم کرنے کا حق ہے۔

لیکن آج تک سپر طاقتوں میں کسی کا خاتون کو صدر نہیں بنایا گیا ہے جمہوریت کے علمبرداروں کا خواتین کے ساتھ خود یہ سلوک ہے۔

علم سیاسیات مملکت سے شروع ہوتا ہے اور مملکت ہی پر ختم ہوتا ہے۔

پاکستان کا خواب جس طرح مسلمان مردوں نے دیکھا تھا، مسلمان عورتوں کا خواب بھی یہی تھا۔تحریک آزادی میں دونوں شانہ بشانہ شریک تھے۔ برصغیر کی مسلمان قوم نے ایک الگ وطن کا مطالبہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو کیا تھا۔

۱۴۔اگست کو ملک آزاد ہو گیا، لیکن کچھ ہی عرصہ میں جمہوریت کی جگہ آمریت نے لے لی، بیرونی قوتوں کی سرپرستی کے ساتھ اور ابن الوقت سیاست دانوں نے ملک کو تباہ کر دیا ملک کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

تمہیں جمہوریت کے پاسبانو آج کیا بھیجوں کہو تو خونِ دل خونِ جگر خونِ وفا بھیجوں

سورہ توبہ میں ارشاد ہوتا ہے:

> مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

یہاں بطورِ مقابلہ مومنین کی صفات ذکر کی گئی۔ یعنی منافقین لوگوں کو بھلائی سے روک کر برائی کی ترغیب دیتے ہیں۔ مومنین بدی کو چھوڑ کر نیکی کی طرف آمادہ کرتے ہیں۔ منافقین کی مٹھی بند ہے۔ مومنین کا ہاتھ کھلا ہے، وہ بخل کی وجہ سے خرچ کرنا نہیں جانتے، یہ اموال میں سے باقاعدہ حقوق (زکوٰۃ وغیرہ) ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بالکل بھلا دیا۔ یہ پانچ وقت اللہ کو یاد کرتے اور تمام معاملات میں اللہ اور رسول ﷺ کے احکام پر چلتے ہیں، اسی لئے وہ مستحق ۔۔۔۔۔ ہوئے

اور یہ رحمت خصوصی کے امیدوار ٹھہرے۔ مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے سہارا ہیں۔ محض معاشرتی سہارا نہیں بلکہ سیاسی بھی۔ سیاسی طور پر مردوں اور عورتوں ایک دوسرے کو سپورٹ کرنا چاہیے۔

وامرھم شوریٰ بینھم

اور مسلمانوں کا کام آپس کے مشورے سے چلتا ہے۔

ظہورِ اسلام سے قبل عورتوں کے معاشرتی اور سیاسی حقوق نہ تھے۔ ان کی کوئی عزت اور وقعت نہ تھی۔ انہیں کمزور اور ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے عورت کو مرد کے مساوی حقوق دیئے۔ حجۃ الوداع کے خطبہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''عورت کے ساتھ بھلائی کرو وہ تمہاری مددگار ہیں''

ہمارے سیاست دانوں کو چاہیے تھا ملک میں شریعت کا نفاذ کرتے خواتین کو بغیر کسی مطالبہ کے ان کے حقوق ادا کرتے لیکن افسوس ہے ہمارے سیاست دانوں نے آپ ﷺ کی مدنی زندگی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ سیاست دین فروشی ایمان فروشی ضمیر فروشی کا نام ہو گیا ہے، اسمبلی میں پہنچ کر صرف اپنی قیمت وصول کی جاتی ہے کسی نے کہا ہے:

بکنے پر جب آہی گئے تھے تو اونچے مول تو بکتے ہم
ہم کو ہمارے رہبر لیکن ارزاں بیچ کے آئے ہیں!

اسلام عورت کو ووٹ کا حق دیتا ہے، سورہ الممتحنہ کی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

''اے پیغمبر جب تمہارے پاس مومن عورتیں آئیں تو ان سے اس بات پر بیعت لیں کہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، نہ اپنے عمل سے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی نہ نافرمانی کریں گی، تو ان سے بیعت لیجئے اور ان کے لئے بخشش مانگو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے''

اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان عورتوں کی (جو ہجرت کر کے آئیں) جانچ کی بجائے، اُن کا جانچنا یہی ہے کہ جو احکام اس آیت میں ہیں وہ قبول کر لیں یہ ''آیت بیعت'' کہلاتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے پاس جو عورت بیعت کرتی تھی تو یہی اقرار لیتے تھے۔ لیکن بیعت کے